سلسلة أربعينات الحديث النبوي
34

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نَضَّرَ اللّٰهُ اِمرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أَرْبَعُونَ حَدِيْثًا فِي حقيقة الدُّنيا

# اربعینِ حقیقتِ دُنیا

تألیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی



ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله ﷺ:
نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

34

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثا
في حقيقة الدُّنيا

# اربعینِ حقیقتِ دُنیا

تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ حقیقتِ دُنیا

تألیف: ابوحمزہ عبدُالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمُود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابومومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

# فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّيِّيْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِيْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ، وَتَابِعِيْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدۃ : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ . . . ﴾ الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کرلیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ۔۔۔ الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

”اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔“

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

”اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔“

صاحب ”فتح البیان“ لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْكُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

”عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَكَیْفَ لَا یَكُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ“

”رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔“

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ“[1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشادِ نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

''هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔'' [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔'' [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِیْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووي، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقي : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے ''اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ'' حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے ''أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ''، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے ''أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ''، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ''، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ'' اور ابوالمعالی الفارسی نے ''اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَيْهَقِيِّ'' اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے ''اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ'' تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اورادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں "أَلَارْبَعُوْنَ فِيْ حَقِيْقَةِ الدُّنْيَا" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اوراس کے نفع کو عام فرمادے۔

اربعینِ حقیقتِ دنیا 13

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

**وکتبہ**

**عبداللہ ناصر رحمانی**

سرپرست: ادارہ انصارالسنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

## دنیا کا دھوکہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۠ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝﴾ (فاطر: 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے تو کہیں دنیا کی زندگی تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے، اور کہیں وہ دھوکے باز تمھیں اللہ کے بارے میں دھوکا نہ دے جائے۔''

### حدیث: 1

((عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ، وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ عَلَى الدُّنْيَا اِلَّا حِرْصًا، وَلَا يَزْدَادُوْنَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا بُعْدًا.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قریب آ چکی ہے اور لوگ دنیا ہی کے لالچی بن کر اللہ تعالیٰ سے دور جا رہے ہیں۔''

[1] مستدرك حاكم: 461/5، رقم: 7987، سلسله احاديث الصحيحة، رقم: 1510.

## دنیا کے بجائے آخرت کی فکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ۝۱۰۱﴾ (یوسف: 101)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اے میرے رب! بے شک تو نے مجھے حکومت سے حصہ دیا اور باتوں کی اصل حقیقت میں سے کچھ سکھایا، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! دنیا اور آخرت میں تو ہی میرا یار و مددگار ہے، مجھے مسلم ہونے کی حالت میں فوت کر اور مجھے نیک لوگوں کے ساتھ ملا دے۔‘‘

### حدیث: 2

((وَعَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتِ الدُّنْیَا هَمَّهُ، فَرَّقَ اللّٰهُ عَلَیْهِ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَیْنَ عَیْنَیْهِ، وَلَمْ یَـأْتِـهِ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ، وَمَنْ كَانَتِ الْآخِرَةُ نِیَّتَهُ، جَمَعَ اللّٰهُ لَهُ أَمْرَهُ، وَجَعَلَ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهِ، وَأَتَتْهُ الدُّنْیَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ.)) [1]

’’اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو صرف دنیا کی فکر ہوگی اللہ اس کا کاروبار پریشان کر دے گا، اور ہر وقت اُسے فقر کا اندیشہ رہے گا اور دنیا میں سے بھی اُسے صرف وہی ملے گا جو اُس کے نصیب میں ہوگا۔ جس کا مقصد آخرت ہوگا۔ اللہ اُس کا کاروبار ٹھیک کر دے گا اور

[1] سنن ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، رقم: 2465، سلسله احادیث الصحیحة، رقم الحدیث: 949، 950.

اُس کے دل میں بے نیازی پیدا کر دے گا اور دنیا بھی چارو نا چار اُس کو ملے گی۔"

## دنیا لھو ولعب ہے

قالَ اللّٰهُ تَعالٰى: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ۭ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (العنکبوت : 64)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور دنیا کی یہ زندگی نہیں ہے مگر ایک دل لگی اور کھیل اور بے شک آخری گھر، یقیناً وہی اصل زندگی ہے، اگر وہ جانتے ہوتے۔"

### حدیث :3

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، مِزْمَارًا عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرِنَّةً عِنْدَ مُصِيْبَةٍ.)) [1]

"اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو آوازیں دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی ہیں، خوشی کے وقت گانا اور موسیقی اور مصیبت کے وقت چیخنا چلانا۔"

## دنیا ملعون ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعالٰى: ﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ۭ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝﴾

(آل عمران : 14)

[1] صحيح الترغيب والترهيب، رقم :3527.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے لیے نفسانی خواہشوں کی محبت مزین کی گئی ہے، جو عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان لگائے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی ہیں۔ یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔''

## حدیث :4

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلا إِنَّ الدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ ، مَلْعُوْنٌ مَا فِیْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا . )) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے: خبردار بے شک دنیا لعنت کی گئی ہے۔ اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے۔ سوائے اللہ کے ذکر کے اور سوائے اُس کے جس کو اللہ تعالیٰ دوست رکھے اور سوائے عالم کے اور (دین) سیکھنے والے کے۔''

## دنیا کی زیب وزینت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۚ وَ الْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ ﴾ (الکهف : 46)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے ہاں ثواب میں بہتر اور امید کی رو سے زیادہ اچھی ہیں۔''

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، باب مثل الدنيا، رقم: 4412، جامع ترمذى، كتاب الذهد، باب 14، رقم الحديث: 2322۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُ ۚ وَ مَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴾

(الجاثیة : 24)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور انھوں نے کہا ہماری اس دنیا کی زندگی کے سوا کوئی (زندگی) نہیں، ہم (یہیں) جیتے اور مرتے ہیں اور ہمیں زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا، حالانکہ انھیں اس کے بارے میں کچھ علم نہیں، وہ محض گمان کر رہے ہیں۔''

## حدیث :5

((وَعَنْ اَبِیْ سَعِیدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَیْكُمْ مِنْ بَعْدِی مَا یُفْتَحُ عَلَیْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِینَتِهَا .)) [1]

''اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھ گئے آپ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بعد تمہارے بارے میں جس چیز سے زیادہ ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی فراوانی اُس کی زیب و زینت کھول دی جائے گی۔''

## حدیث :6

((وَعَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّهَا سَتُفْتَحُ عَلَیْكُمُ الدُّنْیَا حَتّٰی تُنَجِّدُوْا بُیُوْتَكُمْ كَمَا تُنَجِّدَا الْكَعْبَةَ، قُلْنَا: وَنَحْنُ عَلٰی دِیْنِنَا الْیَوْمَ؟ قَالَ: وَاَنْتُمْ عَلٰی دِیْنِكُمُ الْیَوْمَ،

[1] صحیح بخاری، کتاب الزکاة، رقم الحدیث :1465.

قُلْنَا: فَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ، اَمْ ذٰلِكَ الْيَوْمُ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ.)) ❶

''اور عون بن ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پر دنیا کھول دی جائے گی، یہاں تک کہ تم اپنے گھروں کو کعبہ کی طرح فرنیچر اور پردوں وغیرہ سے آراستہ و پیراستہ کرو گے، ہم نے کہا: اس وقت ہم آج کے دین پر ہوں گئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت اپنے دین پر ہو گے۔ ہم نے کہا: ہم اُن دنوں بہتر ہوں گے یا آج کے دن بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو۔''

## آخرت کو یاد رکھتے ہوئے دنیا میں کام آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۶۴﴾﴾ (العنکبوت: 64)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور دنیا کی یہ زندگی نہیں ہے مگر ایک دل لگی اور کھیل، اور بے شک آخری گھر، یقیناً وہی اصل زندگی ہے، اگر وہ جانتے ہوتے۔''

### حدیث: 7

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ، يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،

---

❶ سلسلة الصحيحة، رقم: 2486، البزار كشف الأستار، رقم: 3671، والبحر الذخار، رقم: 4227، معجم كبير طبرانى :108/22.

وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ، يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهٗ بَيْنَهُمْ، اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ، وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَآئِكَةُ، وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ، وَمَنْ بَطَّاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ.)) [1]

’’اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مومن کی دنیا میں تکلیف رفع کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکلیفوں میں سے تکلیف رفع فرمائے گا۔ جو شخص کسی تنگدست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا و آخرت میں آسانی فرمائے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص طلب علم کی خاطر کوئی راہ چلے اس کے عوض اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا۔ جب کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کے کسی گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت اور تعلیم کے لیے جمع ہوتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اپنے ہاں موجود مخلوق میں کرتا ہے اور جسے خود اس کا عمل ہی پیچھے چھوڑ دے اس کا نسب اسے آگے نہیں لا سکتا۔‘‘

[1] صحيح مسلم، كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، رقم الحديث: 2699.

## طلب دنیا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ۡ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴾ (المؤمن : 39)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو معمولی فائدے کے سوا کچھ نہیں اور یقیناً آخرت، وہی رہنے کا گھر ہے۔''

### حدیث :8

((وَعَنْ أَبِیْ مُوْسٰی رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ ، وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ ، فَآثِرُوْا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى)) [1]

''اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر دنیا سے محبت کی اس نے اپنی آخرت کو خراب کرلیا، اور جس نے آخرت کے ساتھ محبت کی اس نے اپنی دنیا کو نقصان پہنچایا پس تم باقی رہنے والی چیزوں کو فنا ہونے والی چیزوں پر ترجیح دو۔''

## دنیا کی رسوائی بہت ہلکی ہے بنسبت آخرت کے

### حدیث :9

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ

---

[1] مسند أحمد : 412/4۔ مستدرك حاكم : 308/4۔ صحيح ابن حبان (الإحسان) : 47/2۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

کے منہ پر سیاہی اور گرد وغبار جما ہوگا، چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کہیں گے: میں نے دنیا میں تمہیں کہا نہیں تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟ آزر کہے گا: اچھا! آج میں تمہاری نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رب سے درخواست کریں گے۔ اے میرے رب! تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھے قیامت کے روز رسوا نہیں کروں گا، لیکن اس سے زیادہ رسوائی اور کیا ہوگی کہ میرا باپ تیری رحمت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے جنت کافروں پر حرام کردی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے ابراہیم! تمہارے دونوں پاؤں کے نیچے کیا ہے؟ ابراہیم علیہ السلام دیکھیں گے کہ غلاظت میں لت پت ایک بجو ہے جسے (فرشتے) پاؤں سے پکڑ کر جہنم میں ڈال دیں گے۔''

## دنیا سے تعلق کی مثال

### حدیث: 11

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى حَصِيرٍ، فَأَثَّرَ فِي جِلْدِهِ، فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ كُنْتَ آذَنْتَنَا فَفَرَشْنَا لَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَقِيكَ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا أَنَا وَالدُّنْيَا؟ إِنَّمَا أَنَا وَالدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ، ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی کے نشان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک پر نظر آ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الذهد، رقم الحديث :4109، سلسلة الصحيحة، رقم :439.

رسول ﷺ! آپ ہمیں حکم فرماتے تو آپ کے لیے بستر بچھاتے جس پر آپ آرام فرماتے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا سے کیا واسطہ؟ میرا دنیا سے بس اتنا ہی تعلق ہے جتنا کوئی مسافر کسی درخت کے سائے تلے چند لمحے آرام کرتا ہے پھر اسے چھوڑ کر آگے روانہ ہو جاتا ہے۔''

## مومن کو اس کی نیکیوں کا دنیا اور آخرت میں بدلہ ملے گا

### حدیث: 12

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً ، يُعْطِى بِهَا فِى الدُّنْيَا وَيَجْزِى بِهَا فِى الْآخِرَةِ ، وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِى الدُّنْيَا ، حَتّٰى اِذَا اَفْضَى اِلَى الْآخِرَةِ ، لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مومن کی کسی نیکی پر ظلم نہیں کرے گا، دنیا میں اسے (رزق وغیر کی) عطا کی صورت میں اس کا بدلہ ملتا ہے جب کہ آخرت میں جزا وثواب کی صورت میں اسے بدلہ ملے گا۔ البتہ کافر کو اپنی کی ہوئی نیکی کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیا جاتا ہے حتیٰ کہ روز قیامت اس کے پاس کوئی نیکی نہیں ہوگی کہ جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔''

## دنیاوی مصائب کی آسانی کے لیے دُعا

### حدیث: 13

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُومُ مِنْ

[1] صحيح مسلم ، صفات المنافقين ، رقم الحديث :7089 .

مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُوَ بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ لِأَصْحَابِهِ: اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ ، وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا ، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلَى مَنْ ظَلَمَنَا ، وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا ، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا ، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا ، وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا . )) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر مجلس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ کلمات لکھاتے: اے اللہ! ہمیں اپنا ڈر نصیب فرما جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے کاموں میں رکاوٹ بن جائے، اور اپنی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے، اور ایسا یقین نصیب فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کر دے۔ (اے اللہ!) جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہمیں ہماری سماعت، بصارت اور طاقت سے فائدہ عطا فرما، اور اسی (بہرہ مندی) کو ہمارا وارث بنا۔ جو کوئی ہم پر ظلم کرے اس سے ہمارا انتقام لے، جو کوئی ہم سے دشمنی رکھے اس پر ہماری مدد فرما، اور دین میں مصیبتیں نہ ڈالنا، اور نہ ہی دنیا کو ہمارا مقصود اور نہ (دنیا کو) ہمارے علم کی انتہا بنا اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔‘‘

[1] سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء اللهم اقسم لنا...... الخ، رقم :3502۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ’’حسن‘‘ کہا ہے۔

## دنیا میں کسی کی پردہ پوشی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَ هُمْ فِیْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۝ ﴾ (الانبیاء : 1)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے، جبکہ وہ غفلت میں پڑے اعراض کر رہے ہیں۔''

### حدیث : 14

(( وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا یَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِی الدُّنْیَا ، اِلَّا سَتَرَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ . )) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔''

## صحت وسکون ہزار نعمت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ۝ ﴾ (یونس : 7، 8)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے اور وہ دنیاوی زندگی پر راضی اور اسی پر مطمئن ہیں اور وہ لوگ جو ہماری نشانیوں سے غافل ہیں۔ وہی ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے ان (عملوں) کی وجہ

[1] مسند احمد، رقم: 9237۔ احمد شاکر نے اسے ''صحیح الإسناد'' کہا ہے۔

سے جو وہ کماتے تھے۔“

حدیث: 15

((وَعَنْ عُبَيْدِاللهِ بْنِ الْمَحْصَنِ الْخَطْمِيِّ، وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهٖ مُعَافًى فِي جَسَدِهٖ، عِنْدَهُ قُوْتُ يَوْمِهٖ، فَكَأَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا.)) [1]

”اور حضرت عبید اللہ بن محصن الخطمی صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ بنفسہٖ پُرامن اور تندرست ہو اور اس کے پاس ایک دن کی غذا موجود ہو تو گویا اس کے لیے پوری دنیا کو جمع کر دیا گیا۔“

## دنیا سے محبت اور موت سے نفرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ؕ وَ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۲۰ ﴾ (الحديد: 20)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”جان لو کہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل ہے اور دل لگی ہے اور بناؤ سنگار ہے اور تمھارا آپس میں ایک دوسرے پر بڑائی جتانا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے، اس بارش کی طرح جس سے اگنے والی کھیتی نے کاشت کاروں کو خوش

[1] سنن الترمذی، کتاب الزهد، رقم: 2346۔ شیخ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

کر دیا، پھر وہ پک جاتی ہے، پھر تو اسے دیکھتا ہے کہ زرد ہے، پھر وہ چورا بن جاتی ہے اور آخرت میں بہت سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بڑی بخشش اور خوشنودی ہے اور دنیا کی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔''

## حدیث :16

((وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.)) [1]

''اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب (کافر) امتیں تمہارے اوپر چڑھ دوڑنے کے لیے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانے والے ایک دوسرے کو دسترخوان کی طرف بلاتے ہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: شاید اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تم کثرت میں ہوگے، لیکن تمہاری حیثیت پانی کے اوپر بہنے والے جھاگ کی مانند ہوگی، اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن پیدا فرما دے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔''

[1] سنن ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب فی تداعی الرحم علی الاسلام، رقم: 4297، السلسلة الصحيحة، رقم: 956.

## دنیا کی حیثیت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ ذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّ لَهْوًا وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّ عَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ﴾

(الانعام: 70)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور (اے نبی!) ان لوگوں کو چھوڑ دیجیے: جنھوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انھیں دھوکے میں ڈال دیا ہے، اور آپ اس (قرآن) کے ذریعے سے نصیحت کرتے رہیے، تاکہ کوئی شخص اپنے کرتوتوں کے وبال سے ہلاک نہ کیا جائے۔ اللہ کے سوا کوئی اس کا دوست اور سفارشی نہ ہوگا۔ اور اگر وہ بدلے میں ہر طرح کا فدیہ دے تو وہ بھی اس سے نہیں لیا جائے گا، یہی وہ لوگ ہیں جو کچھ انھوں نے کمایا، اس کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا گیا۔ اور جو وہ کفر کرتے رہے ہیں اس کی وجہ سے انھیں دوزخ میں تیز گرم پانی پینے کو ملے گا، اور دردناک عذاب ہوگا۔“

### حدیث: 17

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةَ مَاءٍ .)) [1]

[1] سنن الترمذی، کتاب الزهد، رقم الحديث: 2320، سلسلة الصحيحة، رقم: 940.

''اور حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس دنیا کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔''

### حدیث: 18

((وَعَنِ الْمَسْتَوِرد بن شداد، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ مَا الدُّنْيَا فِيْ الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ إِصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ؛ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ.)) [1]

''اور حضرت مستورد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈبو کر نکال لے اور موازنہ کرے کہ اس کی انگلی کو جس قدر پانی لگا اسے سمندر سے کیا نسبت ہے؟''

### حدیث: 19

((وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ.)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے تعلق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿زُيِّنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ يَسْخَرُوْنَ مِنَ

[1] صحيح مسلم، رقم: 2858/55، سنن ترمذى، رقم: 2323.

[2] صحيح مسلم، كتاب الذهد، باب الدنيا سجن المؤمن وجنة الكافر، رقم: 2956.

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ (البقرة : 212)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جن لوگوں نے کفر کیا، ان کے لیے دنیا کی زندگی سجا دی گئی ہے اور وہ ان لوگوں سے مذاق کرتے ہیں جو ایمان لائے ہیں اور جو لوگ متقی ہیں وہ قیامت کے دن ان سے بلند مرتبہ ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔''

### حدیث: 20

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: مَا شَبِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثًا تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا .)) [1]

''اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اہل خانہ نے تین دن تک مسلسل گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی، حتیٰ کہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔''

## دنیا مومن کے لیے بندی خانہ اور کافر کے لیے مثل جنت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾

(آل عمران : 14)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''لوگوں کے لیے نفسانی خواہشوں کی محبت مزین کی گئی ہے، جو عورتیں اور بیٹے اور سونے اور چاندی کے جمع کیے ہوئے خزانے اور نشان

---

[1] سنن ترمذی، رقم: 2359۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

لگائے ہوئے گھوڑے اور مویشی اور کھیتی ہیں۔ یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور اللہ ہی ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا ہے۔“

## حدیث: 21

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ: اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهٗ بِدِرْهَمٍ، فَقَالُوا: مَا نُحِبُّ اَنَّهٗ لَنَا بِشَيْءٍ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ.)) [1]

”اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کے کان کٹے، مردہ بچے کے پاس سے گزرے اور ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابہ نے کہا ہم تو اسے بلا قیمت بھی لینا پسند نہیں کرتے۔ (کیونکہ یہ بے وقعت اور بے حقیقت ہے۔) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! تمہارے نزدیک جس قدر یہ بے وقت اور بے حقیقت ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا اس سے بھی زیادہ بے حقیقت اور بے وقعت ہے۔“

## دنیا اللہ کو ناپسند ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝۱۳۱﴾

(طٰهٰ : 131)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور (اے نبی!) ان چیزوں کی طرف آپ اپنی نگاہیں نہ اٹھائیں جو چیزیں زندگانی دنیا کی آرائش کی ہم نے ان میں سے مختلف قسم کے

[1] صحیح مسلم، کتاب الزهد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، رقم: 2957.

لوگوں کو دے رکھی ہیں، تاکہ ہم انھیں ان کے ذریعے سے آزمائیں، اور آپ کے رب کا رزق بہتر اور باقی رہنے والا ہے۔''

حدیث :22

((وَعَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَان أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِي سَقِيمَهُ الْمَاءَ .)) [1]

''اور سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے دنیا سے یوں محفوظ رکھتا ہے جیسے تم بیمار کو پانی سے بچاتے ہو۔''

## ارادۂ آخرت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِي الشّٰكِرِيْنَ ۝۱۴۵﴾ (آل عمران : 145)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور کوئی جاندار اللہ کے حکم کے بغیر مر نہیں سکتا، اس نے موت کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو کوئی دنیا کا بدلہ چاہتا ہو تو ہم اسے دنیا ہی میں کچھ دے دیتے ہیں اور جو کوئی آخرت کا بدلہ چاہتا ہو تو ہم اسے اس میں سے کچھ دے دیتے ہیں اور ہم شکر ادا کرنے والوں کو اچھی جزا دیں گے۔''

حدیث :23

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَوَدُّ أَهْلُ الْعَافِيَةِ

---

[1] سنن الترمذی، کتاب الطب، باب ما جاء فی الحمية، رقم: 2036۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

يَـوْمَ الْـقِيَـامَةِ حِيـنَ يُـعْطَى أَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ أَنَّ جُلُودَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيضِ . )) ❶

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عافیت پانے والے قیامت کے دن مصائب و آلام کا ثواب دیکھ کر خواہش کریں گے؛ کاش! دنیا میں ان کی کھالیں قینچی سے کاٹ دی جاتیں۔''

## دنیا حقیر شے ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝۲۰۲ ﴾ (البقرة : 202)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''انھی لوگوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔''

2

((وَعَـنْ الْـمُسْتَـوْرِدِ بْـنِ شَـدَّادٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الرَّكْبِ الَّذِينَ وَقَـفُوا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَـلَى السَّخْلَةِ الْمَيِّتَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَتَـرَوْنَ هَـذِهِ هَـانَتْ عَلَى أَهْلِهَا حِينَ أَلْقَوْهَا . قَالُوا: مِـنْ هَوَانِهَا أَلْقَوْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، قَالَ: فَالدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا . )) ❷

''اور سیّدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مردہ بکری کے بچے پر کھڑے تھے، تو رسول

---

❶ سنن الترمذی ، ابواب الزهد ، رقم :2402 ، سلسلة الصحيحة ، رقم :2206 .

❷ سنن الترمذی ، ابواب الزهد ، رقم :2321۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس مردہ بکری کے بچے کو دیکھ رہے ہو کہ یہ اپنے مالک کے نزدیک کس قدر حقیر ہوگا، جب اس نے اس کو پھینکا ہوگا۔ انہوں نے کہا: اس نے اس کو حقیر سمجھ کر ہی پھینکا ہے اے اللہ کے رسول! نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مردہ بکری کے بچے سے بھی زیادہ حقیر ہے۔''

## موت کی سکرات کو یاد کرنا

### حدیث: 25

((وَعَنْ أَبِی قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِیٍّ الْأَنْصَارِیِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ. قَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ.)) [1]

''اور حضرت ابوقتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ عنہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آرام پانے والے اور آرام دینے والے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن آدمی مرنے کے بعد دنیا کے مصائب و آلام سے نجات پاکر اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر آدمی کے مرنے سے لوگ، شہر، درخت اور چوپائے سب آرام پاتے ہیں۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، رقم: 6512.

# بالآخر موت آنی ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝۱۸۵ ﴾ (آل عمران : 185)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہر کوئی موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے، بے شک قیامت کے دن تمھیں پورے پورے اجر دیے جائیں گے۔ پھر جسے آگ سے دور کھا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تو وہ یقیناً کامیاب ہو گیا، اور دنیا کی زندگی تو دھوکے ہی کا سامان ہے۔''

## حدیث: 26

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِي فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ . وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ۔ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ . وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ . وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ . )) [1]

''اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے کو پکڑ کر فرمایا: (اے ابن عمر!) دنیا میں ایک اجنبی یا راہ چلتے مسافر کی طرح رہو اور ابن عمر کہا کرتے تھے: جب تو شام کرے تو صبح کا انتظار نہ کر اور جب صبح کرے تو شام کا منتظر نہ ہو اور اپنی تندرستی کے وقت اپنی بیماری کا کچھ سامان کر اور اپنی زندگی میں اپنی موت کی تیاری کر۔''

---

[1] صحیح بخاری، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم کن فی الدنیا، رقم: 6414.

## حدیث:27

((وَعَنْ أَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: إِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہُ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ فَبَکَی أَبُو بَکْرٍ الصِّدِّیقُ رضی اللہ عنہ ، فَقُلْتُ فِی نَفْسِی: مَا یُبْکِی ھٰذَا الشَّیْخَ؟ إِنْ یَکُنِ اللّٰہُ خَیَّرَ عَبْدًا بَیْنَ الدُّنْیَا وَبَیْنَ مَا عِنْدَہُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ، فَکَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ھُوَ الْعَبْدُ، وَکَانَ أَبُو بَکْرٍ أَعْلَمَنَا! فَقَالَ یَا أَبَا بَکْرٍ، لَا تَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَیَّ فِی صُحْبَتِہِ وَمَالِہِ أَبُو بَکْرٍ، وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیلًا مِنْ أُمَّتِی لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَکْرٍ، وَلٰکِنْ أُخُوَّۃُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہُ، لَا یَبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابُ أَبِی بَکْرٍ.)) [1]

''اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت کے بارے میں اختیار دیا ہے (کہ ان دونوں میں سے جسے چاہتا ہے پسند کرلے) لیکن اس نے اللہ کے پاس جانے کو پسند کیا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر رونے لگے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب کیا اور کہنے لگے: اس بوڑھے ابوبکر کو کیا ہوگیا؟ اللہ کے پیغمبر نے تو ایک آدمی کی بات کی ہے اور یہ بوڑھا ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگ گیا ہے؟ تو سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ آدمی اللہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جن کو اللہ نے یہ اختیار دیا، تو تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تم کیوں روتے ہو؟ بے شک لوگوں میں سے سب سے زیادہ مجھ پر آپ کے احسان ہیں، اگر میں کسی کو اپنا خلیل (اللہ کے بعد) بناتا تو تجھے بناتا، لیکن اسلامی اخوت ومحبت

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، رقم: 466.

ہے۔ مسجد نبوی میں سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ تمام دروازے (صحابہ کے گھروں کے) بند کردیئے جائیں آپ کے دروازے کے علاوہ۔‘‘

## مومن اور کافر کی روحیں آخرت کی راہوں پر

**حدیث:28**

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَاِنَّ الْعَبْدَ الْكَافِرَ اِذَا كَانَ فِيلِ اِنْقِطَاعٍ مِنَ الدُّنْيَا وَاِقْبَالٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ نَزَلَ اِلَيْهِ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ سُودُ الْوُجُوهِ، مَعَهُمُ الْمُسُوحُ، فَيَجْلِسُوْنَ مِنْهُ مَدَّ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَجِيءُ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتّٰى يَجْلِسَ عِنْدَ رَأْسِهٖ فَيَقُوْلُ: اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيْثَةُ، اُخْرُجِي اِلٰى سَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَغَضَبٍ.
قَالَ: فَتَفَرَّقُ فِي جَسَدِهٖ، فَيَنْتَزِعُهَا كَمَا يُنْتَزَعُ السُّفُّودُ مِنَ الصُّوفِ الْمَبْلُوْلِ، فَيَأْخُذُهَا، فَاِذَا أَخَذَهَا لَمْ يَدَعُوْهَا فِي يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَجْعَلُوْهَا فِي تِلْكَ الْمُسُوحِ، وَيَخْرُجُ مِنْهَا كَاَنْتَنِ رِيحِ جِيفَةٍ وُجِدَتْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ، فَيَصْعَدُوْنَ بِهَا، فَلَا يَمُرُّوْنَ بِهَا عَلٰى مَلَأٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا: مَا هٰذَا الرُّوحُ الْخَبِيْثُ؟ فَيَقُوْلُوْنَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، بِاَقْبَحِ أَسْمَائِهِ الَّتِي كَانَ يُسَمّٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا، حَتّٰى يُنْتَهٰى بِهٖ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيُسْتَفْتَحُ لَهُ، فَلَا يُفْتَحُ لَهُ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ ؕ﴾ [الاعراف:٤٠] فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: اُكْتُبُوْا كِتَابَهُ فِي سِجِّيْنٍ فِي الْأَرْضِ السُّفْلٰى فَتُطْرَحُ رُوْحُهُ طَرْحًا. ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ

فَكَأَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ أَوْ تَهْوِي بِهِ الرِّيحُ فِي مَكَانٍ سَحِيقٍ ﴾

[الحج:۳۱] . )) [1]

’’اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا: کافر آدمی جب دنیا سے کوچ کرنے لگتا ہے، اور آخرت کی طرف روانہ ہوتا ہے تو اس کی طرف سیاہ چہرے والے فرشتے نازل ہوتے ہیں، ان کے پاس ٹاٹ (کے کفن) ہوتے ہیں، اور وہ اس سے حدنگاہ کے فاصلہ پر بیٹھ جاتے ہیں، پھر ملک الموت آتا ہے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے، اور کہتا ہے: اے خبیث روح! نکل (اور چل) اللہ کے غصے اور غضب کی طرف۔ روح جسم کے اندر جاتی ہے اور فرشتے اسے باہر کھینچتے ہیں، جیسے کانٹے دار لوہے کی سیخ گیلی اون سے باہر نکالی جاتی ہے۔ فرشتہ اس کی روح نکال لیتا ہے تو دوسرے فرشتے لمحہ بھر کے لیے اسے ملک الموت کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتے، بلکہ اسے ٹاٹ (کے کفن) میں لپیٹ لیتے ہیں۔ روئے زمین پر کسی مردار سے اُٹھنے والی بدترین سڑاند جیسی بدبو اس روح سے آرہی ہوتی ہے۔ فرشتے اسے لے کر اوپر (آسمان کی طرف) لے جاتے ہیں (راستے میں) جہاں کہیں ان کا گزر مقرب فرشتوں پر ہوتا ہے تو وہ کہتے ہیں یہ کس خبیث (روح) کی بدبو ہے۔ جواب میں فرشتے کہتے ہیں: کہ یہ فلاں ابن فلاں کی روح ہے؟ بدترین نام جو دنیا میں لیا جاتا تھا، یہاں تک کہ فرشتے اسے لے کر آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ فرشتے آسمان کا دروازہ کھولنے کی درخواست کرتے ہیں لیکن دروازہ نہیں کھولا جاتا۔ پھر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ’’(کافروں کے لیے) آسمان کے دروازے نہیں

---

[1] مسند أحمد: 278/4، مسند أبوداؤد طیالسی، رقم: 753، مصنف ابن أبی شیبة: 380/3، مستدرك حاكم: 37/1، 401- حاکم نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

کھولے جاتے ،نہ ہی وہ جنت میں داخل ہوں گے،حتی کہ سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر جائے۔'' (الاعراف:40) پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے،سب سے نچلی زمین میں موجود سجین میں اس کا اندراج کرلو اور کافر کی روح بری طرح زمین پر پٹخ دی جاتی ہے۔اس کے بعد رسولِ اکرم ﷺ نے قرآنِ کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ''جس نے اللہ سے شرک کیا وہ آسمان سے گر پڑا۔ اب اسے پرندے اچک لیں، یا ہوا اسے کسی دور دراز مقام پر پھینک دے۔'' (الحج:31)

## کفار کے لیے دنیا کی نعمتیں

### حدیث :29

((وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيرٍ وَتَحْتَ رَأْسِهِ وِسَادَةٌ مِنْ اٰدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسْتُ فَاَدْنٰى عَلَيْهِ إِزَارَهٗ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِهٖ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِى فِي خِزَانَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِّنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَمِثْلِهَا قَرَظًا فِي نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَإِذَا أَفِيقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ: فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لِي لَا أَبْكِي وَهٰذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَّرَ فِي جَنْبِكَ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ لَا اَرٰى فِيهَا إِلَّا مَا اَرٰى وَذَاكَ قَيْصَرُ وَكِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَصَفْوَتُهٗ وَهٰذِهِ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! أَلَا تَرْضٰى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا؟ قُلْتُ :بَلٰى .)) [1]

[1] صحیح مسلم، کتاب الطلاق، رقم :3691.

''اورحضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں بیٹھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا تہبند اوپر کرلیا، تہبند کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی دوسرا کپڑا نہیں تھا۔ چٹائی پر لیٹنے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر نشان پڑ گئے تھے۔ میں نے کاشانہ نبوت میں نظر دوڑائی تو چند مٹھی جو، ایک صاع (پونے تین کلو) کے قریب تھے، کچھ پتے اور ایک کچے چمڑے کا ٹکڑا لٹکا ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابن خطاب! کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا کیوں نہ روؤں یہ ایک چٹائی ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر نشان ڈال دیئے ہیں اور آپ کے گھر کا سارا اثاثہ یہی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں جبکہ قیصر و کسریٰ مال و دولت میں عیش کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور برگزیدہ ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صرف یہ چند چیزیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ ہمارے لیے آخرت کی نعمتیں ہوں اور ان (کافروں) کے لیے دنیا کی نعمتیں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں راضی ہوں۔''

## دنیا سے بے رغبتی

**حدیث: 30**

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَتَّخِذُوْا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِى الدُّنْيَا .)) [1]

---

[1] سنن ترمذی، ابواب الزهد، رقم: 2328، مسند أحمد: 377/1، مسند حمیدی، رقم: 122، سلسلة الصحيحة، رقم: 12.

''اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے محسن اعظم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم دنیا کو اس طرح حاصل نہ کرو، کہ اس میں منہمک ہو جاؤ۔''

## آخرت میں دنیا کی مثال

### حدیث: 31

((وَعَنْ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.)) [1]

''اور حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ جنت میں ایک کوڑے جتنی جگہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے اور اللہ کے راستے میں صبح کو یا شام کو تھوڑا سا چلنا بھی دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

## لمبی امیدوں کا بیان

### حدیث: 32

((وَعَنْ عَبْدِاللَّهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ، وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ، وَقَالَ: هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ، وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ، فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ، هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا.)) [2]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم الحديث: 6415.

[2] صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم الحديث: 6417.

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوکھٹا خط کھینچا۔ پھر اس کے درمیان ایک خط کھینچا جو چوکھٹے خط سے نکلا ہوا تھا۔ اس کے بعد درمیان والے خط کے اس حصے میں جو چوکھٹے کے درمیان میں تھا چھوٹے چھوٹے بہت سے خطوط کھینچے اور پھر ارشاد فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے اور یہ جو (بیچ کا) خط باہر نکلا ہوا ہے وہ اس کی امید ہے اور چھوٹے چھوٹے خطوط اس کی دنیاوی مشکلات ہیں۔ پس انسان جب ایک (مشکل) سے بچ کر نکلتا ہے تو دوسری میں پھنس جاتا ہے اور دوسری سے نکلتا ہے تو تیسری میں پھنس جاتا ہے۔''

## بڑھاپے میں بھی دل جوان

**حدیث: 33**

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ: لَا یَزَالُ قَلْبُ الْكَبِیرِ شَابًّا فِی اثْنَتَیْنِ: فِی حُبِّ الدُّنْیَا، وَطُولِ الْأَمَلِ. قَالَ اللَّیْثُ: حَدَّثَنِی یُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِی سَعِیدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔ لیث نے بیان کیا کہ مجھ سے یونس نے بیان کیا اور یونس نے ابن شہاب سے بیان کیا کہ مجھے سعید اور ابو سلمہ نے خبر دی۔''

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، رقم الحدیث :6420.

حدیث:34

((وَعَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ، إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ، وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ.)) ❶

''اور قیس بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے سنا، اس دن ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اپنے لیے موت کی دعا کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ گزر گئے اور دنیا نے ان کے (اعمال خیر میں سے) کچھ نہیں گھٹایا اور ہم نے دنیا سے اتنا کچھ حاصل کیا کہ مٹی کے سوا اس کی کوئی جگہ نہیں۔''

## صالحین کا داغِ مفارقت

حدیث:35

((وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللّٰهُ بَالَةً. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: يُقَالُ: حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ.)) ❷

---

❶ صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم: 6430.

❷ صحيح بخاری، كتاب الرقاق، رقم الحديث: 6434.

’’اور حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے گزر جائیں گے اس کے بعد جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ پاک کو کچھ ذرا بھی پروا نہ ہوگی۔امام بخاری نے کہا حفالہ اور حثالہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں۔‘‘

## آخرت میں دیدارِ الٰہی

**حدیث: 36**

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: هَلْ تُضَآرُّونَ فِیْ رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِیْ الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِیْ سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهَلْ تُضَارُّونَ فِیْ رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِیْ سَحَابَةٍ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ لَا تُضَارُّونَ فِیْ رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلَّا كَمَا تُضَآرُّونَ فِیْ رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ: فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ: اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ: بَلٰى، قَالَ: فَيَقُولُ: اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُولُ: لَا، فَيَقُولُ: فَاِنِّی اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِی ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِیَ فَيَقُولُ: اَیْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالْاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ: بَلٰى، اَیْ رَبِّ فَيَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلَاقِیَّ فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَاِنِّی اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِی ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَارَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِی

خدا تعالیٰ دوسرے بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا، اے فلانے، بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا، سچ ہے اے میرے رب! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندہ سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا بندہ کہے گا اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک کہ اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا، پھر حکم ہو گا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا پھر اس کے منہ پر مہر ہو گی اور حکم ہو گا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہو گی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہو گا اور اسی پر اللہ تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ معاذ اللہ! جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز یا روزہ ادا کرنا وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے۔)“

## حدیث: 37

((وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِیهِ قَالَ: اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یَقْرَاُ: ﴿اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ﴾ قَالَ یَقُولُ: ابْنُ آدَمَ مَالِی مَالِی قَالَ وَهَلْ لَكَ یَا

ابْـنَ آدَمَ مِـنْ مَـالِكَ اِلَّا مَـا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ . ))

''اور مطرف رحمہ اللہ اپنے باپ (حضرت عبد اللہ بن شخیر رحمہ اللہ) سے بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ سورۃ ﴿ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ﴾ (تمھیں کثرت کی چاہت و رغبت نے مشغول کر دیا) پڑھ رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا، آدم کا بیٹا کہتا ہے، میرا مال، میرا مال، (فرمایا) اور کیا تیرے لیے، اے آدم کے بیٹے! تیرے مال سے اس کا سوا کچھ حصہ ہے، جو تو نے کھا کر ختم کر دیا، یا تو نے پہن لیا، سو پرانا کر ڈالا یا تو نے صدقہ کر کے آگے بھیج دیا۔''

## حدیث :38

((وَعَـنْ خَـوْلَةَ بِـنْـتِ قَيْسٍ امْرَأَةُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَـلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَذَاكَرَا الدُّنْيَا ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الـدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ ، فَمَنْ أَخَذَهَا بِحَقِّهَا بُوْرِكَ لَهُ فِيهَـا ، وَرُبَّ مُتَـخَـوِّضٍ فِـى مَـالِ اللّٰهِ وَمَالِ رَسُوْلِهِ [لَيْسَ] لَهُ [إِلَّا] النَّارُ يَوْمَ يَلْقَى اللّٰهُ . )) [2]

''اور حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کی بیوی خولہ بنت قیس سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کے پاس آئے، اور انہوں نے آپس میں دنیا کا ذکر کیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دنیا سرسبز و شاداب میٹھی ہے، جس نے دنیا سے

[1] صحيح مسلم، كتاب الزهد، رقم :7420.

[2] سلسلة الصحيحة، رقم : 1592، سنن ترمذى، رقم : 2374، مسند احمد : 364/6، 378.

بقدر ضرورت اپنا حصہ لیا اُس میں اس کے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔ اور کتنے ہی اللہ اور اس کے رسول کے مال کو ہڑپ کرنے والے جس دن اللہ سے ملاقات کریں گے، اُن کے لیے آگ ہی ہو گی۔''

## طلب دنیا میں جمال

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا وَ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ﴾ (البقرة: 200- 202)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''چنانچہ کچھ لوگ وہ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا ہی میں (سب کچھ) دے دے، ایسے شخص کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اور ان میں سے کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ انھی لوگوں کے لیے ان کی کمائی کا حصہ ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔''

### حدیث: 39

((وَعَنْ أَبِي حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَجْمِلُوْا فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلًّا مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی تلاش میں میانہ روی سے کام لو، ہر کوئی جس چیز کے لیے

[1] سلسلة الصحيحة، رقم: 898، سنن ابن ماجه، رقم: 2142، السنّة لابن ابى عاصم، رقم: 418، مستدرك حاكم: 3/2، سنن الكبرى بيهقى: 264/5.

پیدا ہوا ہے وہ اُس کے لیے آسان کردی جاتی ہے۔''

## دنیا سے بے رغبتی محبت الٰہی

**حدیث: 40**

((وَعَـنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! دُلَّـنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللّٰهُ، وَأَحَبَّـنِيْ النَّاسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللّٰهُ، وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ.)) [1]

''اور سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا، اور اُس نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل بتائیں کہ جب میں وہ عمل کروں، اللہ بھی مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا کا لالچ نہ کر، اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے، اُس کا بھی لالچ نہ کر لوگ بھی تجھ سے محبت کریں گے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] سلسلة الصحيحة، رقم: 944، سنن ابن ماجه، رقم: 4102، مستدرك حاكم: 313/4، الحلية لأبي نعيم: 252/3، 253، اخبار اصبهان لأبي نعيم: 244/2-245.

# فہرست آیاتِ قرآنیہ

# فہرست احادیثِ نبویہ

# مراجع ومصادر


1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحیح المسند، للإمام محمد بن إسماعیل البخاری، ومعه فتح الباری، المکتبة السلفیة، دارالفکر، بیروت.

3: الجامع الصحیح للإمام محمد بن عیسی الترمذی، تحقیق: الشیخ أحمد شاکر، مطبعة مصطفی البابی الجلبی، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبی داود سلیمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ)، دار إحیاء السنة النبویة، القاهرة.

5: السنن لعبد اللّٰه محمد بن یزید القزوینی، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی، مطبعة الحلبی، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المکتب الإسلامی، بیروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعیب النسائی (ت 303هـ)، مکتبة المعارف للنشر والتوزیع، الریاض.

8: سلسلة الأحادیث الصحیحة للألبانی، طبعة مکتبة المعارف، الریاض.

9: صحیح الجامع الصغیر للألبانی، طبعة المکتب الإسلامی.

10: صحیح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقیق: محمد فؤاد عبدالباقی، دار إحیاء التراث، بیروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدین الهیثمی، منشورات دار الکتاب العربی، بیروت، 1402هـ.

12: مشکوٰة المصابیح للتبریزی، تحقیق نزار تمیم وهیثم نزار تمیم، طبعة شرکة دار الأرقم بن أبی الأرقم، بیروت.